حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی مشہور تصنیف

انفاس العارفین

مترجم

علامہ حکیم محمد مصطفیٰ اطہر فاروقی

نوری بک ڈپو داتا دربار ○ لاہور

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

انفاس العارفین

نوری بک ڈپو لاہور

انفاس العارفین

از

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی

تقدیم

راجہ رشید محمود ایم اے ماہر مضمون اردو
پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ۔

ترتیب و ترجمہ

حضرت علامہ حکیم محمد اصغر اطہر فاروقی مدظلہ العالی

نوری بک ڈپو۔ لاہور





آر-آر پرنٹرز لاہور

مرکزی دفتر: معصوم منزل۔ اسلام گنج۔ لاہور
مرکز فروخت: بازار داتا صاحب۔ لاہور

اپنی شرح ملا کا نسخہ طلب کیا وہاں انہوں نے یہ اعتراض لکھا ہوا تھا۔ آخر میں لفظ فتامل لکھا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا تامل اس عبارت کا حل ہے۔ تیسری رات میں نے اس حل کو مخدوش کر دیا اور سوال کی تقویت کی۔ اس مباحثہ میں تین راتیں مسلسل جبوط میں آدھی رات تک مطالعہ کرتا تھا ان راتوں میں سے ایک رات میں تنہا تھا۔ ایک مجذوب داخل ہوا کشیدہ قد خوبصورت فارسی میں باتیں کرتا تھا گویا موتی جھڑتے تھے۔ میرے نزدیک بیٹھ گیا اور خوش طبعی سے کہا بھائی! شملہ چھوڑنا مکروہ ہے یا حرام۔ میں ان دنوں شملہ نہیں رکھتا تھا۔ میں نے پگڑی کے نیچے سے قدرے کھینچا۔ یہاں تک کہ شملہ پیدا ہو گیا پھر میں نے کہا بعض روایات میں سنت ہے اور بعض میں مستحب وہ اس بات سے ہنسا پھر کہا آج رات کسی طالبعلم کی گردن پر سوار ہو کر اسے اس مسجد میں بھگانا چاہیئے۔ یہاں تک کہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ کیسی عمدہ بات ہے۔ میں ڈرا کہ یہ مجھ پر سوار ہوگا میرے پاس خنجر تھا میں نے اسے ہاتھ میں پکڑ لیا اور کہا۔ آج کیسی عمدہ رات ہے۔ کسی درویش کو قتل کرنا چاہیئے اور اس کے گوشت پوست کو کھانا چاہیئے۔ بہت ہنسا اور کہا۔ اے بھائی تو نے کونسی کتاب میں پڑھا ہے کہ درویش کا قتل کرنا اور اس کا گوشت کھانا حلال ہے۔ میں نے کہا تو نے کون سی کتاب میں پڑھا ہے کہ طالب علم کی گردن پر سوار ہونا اور بے ہوش کرنا مباح ہے۔ اس نے کہا میری مراد اس سے مجازی معنی تھے کہ کسی طالب علم کو اپنے تصرف میں لانا چاہیئے اور آب و گل کی زحمت سے اسے نجات دلانی چاہیئے میں نے کہا میری مراد بھی مجازی معنی ہی تھے۔ یعنی درویش کے دل کو پورے طور پر اپنی طرف متوجہ کرنا چاہیئے اور اس کے کمالات کو حاصل کرنا چاہیئے۔ اس نے کہا مجاز کو حقیقی معنی کے ساتھ مربوط ہونا چاہیئے۔ میرے مجاز کا تعلق تو ظاہر ہے فرمایئے آپ کے مجاز کا ربط کیا ہے میں نے کہا منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ نے آغاز کار میں ایک خواب دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہڈیوں کو قبر سے نکال کر بعض کو بعض سے الگ کرتا ہے۔ اس خواب کی دہشت سے وہ بیدار ہو گئے اور ابن سیرین کے ایک شاگرد سے تعبیر دریافت کی اس نے کہا تمہیں مبارک ہو کہ تم سنت کو اچھی طرح جانتے اور صحیح کو خراب سے جدا کر دوگے۔ یہ تعبیر میرے ربط کا گواہ ہے۔ پھر کہا اگر ان تین راتوں میں خدا تعالیٰ کو یاد کرتا تو

تجھے اخروی فائدہ حاصل ہوتا اور اگر سو جاتا تو تیرے بدن کو آرام ملتا۔ اموات کے جھگڑوں سے تجھے کیا فائدہ حاصل ہوا۔ میں نے کہا تم نے سچ کہا لیکن مجھے ان معاملات سے اس قدر الفت ہو گئی ہے۔ چھوڑنے کا امکان نہیں۔ اس نے کہا خوش رہو۔ ترک کا زمانہ نزدیک آگیا ہے پھر کہا میری طرف سے ایک شعر لکھ لو۔ میں نے کہا میرے پاس قلم دوات نہیں ہے۔ کہا یاد کر لو۔

بیت — کارے نساختیم و دامن گرفت صبح — ادرج چراغ خانہ بافسانہ سوختیم

(کوئی کام نہ کر سکے اور صبح طلوع ہو گئی، افسانہ گوئی میں چراغ خانہ کی بتی جلا دی)

حضرت والد فرماتے ہیں اس کے بعد مطالعہ سے میرا دل اچاٹ ہو گیا پھر کبھی طالب علموں کی طرح مطالعہ کا اتفاق نہ ہوا۔ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ راستہ پر جا رہا تھا۔ ایک مجذوبہ سامنے آئی تہ بند ستھروں کی گدڑی اوپر لے رکھی تھی جو تیل سے تر ہو چکی تھی۔ میرا راستہ روک کر بلند آواز سے پکاری کہ یہ شخص پورے نقش بندیہ کا حامل ہے۔ جو چاہتا ہو اسے دیکھ لے میں نے کہا اس سے زیادہ مجھے رسوا نہ کر۔ تو وہ چل دی۔ راقم الحروف رولی اللہ کا خیال ہے کہ حضرت والد نے فرمایا اس روز مجھے الہام ہوا کہ آج جو بھی تجھے دیکھے گا بخشا جائیگا۔ اسی سبب سے میں بازار گیا تھا۔

حضرت والد فرماتے تھے کہ میرے دل میں خیال گزرا کہ صوفیاء کے لباس میں مقید رہنا تکلف سے خالی نہیں میں نے اسے اتار دیا اور سپاہیوں کی طرح عمامہ باندھا اور شمشیر حمائل کی اور گھوڑے پر سوار ہو کر جاتا تھا کہ ایک مجذوب سامنے آیا۔ اور کہا کہ چاند کو کوئی شخص پیالہ سے ڈھانپ سکتا ہے۔ تجھے تیرے معبود کی قسم اس لباس کو اتار دے اور صوفیوں کا لباس پہن لے اس کے بعد سے میں نے اسی صوفیانہ لباس کو لازم قرار دے لیا۔

حضرت والد فرماتے تھے کہ شاہ ارزانی ایک مجذوب بزرگ تھے۔ حاکمانہ وضع سے رہتے تھے۔ ایک دعوت میں مجھ سے ان کو بہت الفت ہو گئی۔ ایک روز مسجد جبوٹہ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں کسی جگہ چلا گیا اور گھر والوں کو ان کا خیال رکھنے کے متعلق کہنا بھول گیا میں پندرہ روز کے بعد گیا۔ مجھے وہ اس جگہ ملے۔ اس دوران میں ایک دو بار کے سوا کچھ نہیں کھایا۔ اس کے باوجود ان کے جسم پر کمزوری کے اثرات نہیں تھے۔ برادر گرامی رابوالرضا محمد) ابتدا میں انتہائی